20227 ـ كيا نصرانى عورت سے شادى كى جاسكتى اوراسے قبول اسلام پر مجبور كيا جاسكتا ہے

سوال

ميں ايک لڑکى كو پسند كرتا ہوں اورمستقبل ميں ہم شادى كرنا چاہتے ہيں ۔۔۔ ميرے اس فيصلہ پر والدين بھى رضامند ہيں اوراسى طرح لڑکى كے والدين بھى رضامندى كا اظہار كرچكے ہيں ، اورسب كچھ بہتر حالت ميں ہے ۔۔ ليكن مجھے ايک مشكل درپيش ہے كہ وہ لڑکى عيسائي ہے ، آپس ميں بات چيت كے دوران ميں نے اسے اسلام قبول كرنے كا كہا اوراسے اسلامى معلومات بھى مہيا كيں ، سب كچھ سمجھنے كے باوجود ايسے محسوس ہوتا ہے كہ وہ اسلام قبول نہيں كرنا چاہتى ۔

بلكہ اس نے تو يہ بھى كہا ہے كہ ميں متشدد قسم كى عيسائي لڑکى ہوں عيسايت كے علاوہ اوركسى بھى دين كو قبول نہيں كرسكتى اورنہ ہى مسلمان ہوسكتى ہوں ، نہ تو وہ خنزير كا گوشت كھاتى ہے اورنہ ہى شراب نوشى كرتى ہے ، وہ احساسات ميں حقيقتا پاک صاف عورت ہے اورصاف دل كى مالک ہے اورحقيقت ميں وہ ميرے دين پر كوئي اعتراض نہيں كرتى بلكہ وہ اس پر موافق ہے اورمجھے قبول بھى كرتى ہے وہ چاہتى ہے كہ ميں بھى اسے اس كے دين ميں ہى قبول كروں اور ہمارا فيصلہ ہے كہ ہمارے بچے بھى مسلمان ہوں گے ۔

ميرے كچھ دوستوں نے مجھے نصيحت كى ہے كہ ميں اسے اسلام قبول كرنے پر مجبور كروں يعنى اسے يہ دھمكى دوں كہ اگر اس نے اسلام قبول نہ كيا تو ميں اس سے شادى نہيں كرونگا ، ميرے دوست تويہى نصيحت كررہے ہيں ليكن ميرے ناقص علم كے مطابق ايسا كرنا مطلقا اس كے ساتھ ناانصافى ہے ۔

آپ سے ميرى گزارش ہے كہ مجھے بتائيں كہ كيا ميرے ليے ضرورى ہے كہ ميں اسے اسلام قبول كرنے پر مجبور كروں ؟

ميرے خيال ميں وہ مسلمان اس وقت ہو جب اس ميں يہ احساس پيدا ہوجائے كہ اللہ تعالى ايک ہے اوريہ بھى ضرورى ہے كہ اس كے احساسات بھى حقيقى ہونے چاہيے نا كہ عارضى ، ميں اسے اسلام پر مجبور نہيں كرنا چاہتا كيونكہ مجھے خوف ہے كہ اگر ميں نے ايسا كيا تو وہ مجھے دكھانے اورمجھ سے شادى كرنے كے ليے مسلمان ہو جائے گى ، اوريہ اس كى غلطى ہوگى ۔۔۔

ميں يہ چاہتا ہوں كہ وہ اپنے حقيقى احساسات كى بنا پر اسلام قبول كرے اوراس اللہ تعالى كى وحدانيت پر اس كے حقيقى احساسات ہوں ، ميرى يہ پورى كوشش ہے كہ ميں اسے صحيح اسلامى معلومات مہيا كروں اورسيدھا راستہ بھى دكھا دوں ۔۔ آپ سے ميرى گزارش ہے كہ مجھے يہ بتائيں كہ كيا اسے قبول اسلام پر مجبور كرنا واجب ہے ؟ اوركيا اگر وہ اسلام قبول كرنے سے انكار كرتى ہے تو ميرے ليے اس سے شادى كرنا جائز ہے ، اوركيا ہم شادى كركے خاوند اوربيوى كى زندگي بسر كرسكتے ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول :

اللہ سبحانہ وتعالی نے یھودی اورعیسائی عورت سے مسلمان مرد کو شادی کرنے کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ عفت وعصمت کی مالکہ ہونی چاہیے یعنی زانیہ نہ ہو اور اس کی ولایت مسلمان خاوند کو حاصل ہو گی۔

اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

آج تمہارے لیے سب پاکیزہ اشیاء حلال کردی گئي ہیں اوراہل کتاب کا ذبیحہ بھی تمہارے لیے حلال ہے ، اورتمہارا ذبیحہ ان کےلیے حلال ہے ، اورپاکدامن مسلمان عورتیں اورجن لوگوں کو تم سے قبل کتاب دی گئي ہے ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں ، جب تم ان کو مہر ادا کردو ، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ اعلانیہ زنا کرو یا پوشیدہ بدکاری کرو ، اورجو ایمان لانے سے کفر کا ارتکاب کرے گا اس کے اعمال ضائع اوراکارت ہیں ، اورآخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا المائدۃ (5) ۔

اس آیت میں احصان سے مراد یہ ہے کہ زانیہ نہ ہو ۔

ابن کثیررحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہاں پر جمہورعلماء کرام کا قول بھی یہی ہے جوکہ صحیح ہے تا کہ اس میں دو چیزیں جمع نہ ہوں جائیں یعنی ایک تو وہ کتابیہ ہو اورپھر عفت وعصمت کی مالک بھی نہ ہو تواس طرح اس کی حالت کلیتا ہی خراب ہوجائیگي ، اورپھر خاوند کو بھی ویسے ہی حاصل ہوگا جس طرح کہ مثال پیش کی جاتی ہے " ایک تو خراب کھجور اوروہ بھی تول میں کم " یعنی دوھرا ظلم ، اورظاہر یہی ہے کہ آیت میں محصنات سے مراد زنا سے عفت وعصمت والی ہونی چاہییں ۔ ا ھـ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (3 / 55) ۔

اورولایت کی شرط پر مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی دلالت کرتا ہے :

اوراللہ تعالی نے کافروں کے لیے مومنوں پر کوئي راہ نہیں بنائي النساء (141) ۔

ہمارے بھائي اس کے باوجود ہم آپ کو یہ نصیحت نہیں کرتے کہ آپ کسی غیر مسلم لڑکی سے شادی کریں بلکہ ہم تو یہ بھی نصیحت نہیں کریں گے کہ آپ کسی بھی مسلمان لڑکی سے شادی کرلیں کیونکہ ازدواجی زندگی صرف

خوبصورتی اورپسند پر ہی مشتمل نہیں بلکہ عقل مند مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس میں اپنی بصیرت کو استعمال کرے جواس سے بھی زیادہ اچھی چیز ہے اسے دیکھے ۔

کیونکہ وہ گھر سے غیب ہونے کی صورت میں اپنے گھر کی حفاظت کا محتاج ہے اورپھر اسے اپنی اولاد کی تربیت کی بھی ضرورت ہے ، تو خود وہ اوراسی طرح ہر عقل مندخاوند ایسی اشیاء صرف اور صرف دین والی مسلمان لڑکیوں میں ہی پائے گا اورہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی وصیت یہی ہے ۔

ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورت سے شادی چاروجوہات کی بنا پر کی جاتی ہے ، اس کے مال ودولت کی وجہ سے ، اس کے حسب و نسب کی وجہ سے ، اس کی خوبصورتی وجمال کی وجہ سے ، اس کے دین کی وجہ سے ، تیرے ہاتھ خاک میں ملیں دین والی کو اختیار کر) صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں :

اس حدیث کا صحیح معنی یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی عادت کے بارہ میں بتایا ہے کہ لوگ عام طور پر انہیں چار خصلتوں کی وجہ سے شادی کرتےہیں ، اوران کے ہاں سب سے آخری چیز دین ہوتی ہے ، اس لیے اے راہنمائي چاہنے والے آپ بھی دین والی کو اختیار کریں اوراسے ہی تلاش کریں کیونکہ حکم بھی اسی کا دیا گیا ہے ۔

اوراس حدیث میں اس پر ابھارا گیا ہے کہ اچھے اورنیک و صالح قسم کے لوگوں سے ہی ہر قسم کےتعلقات رکھنے چاہییں اوران کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہیے ، کیونکہ ان سے تلقات رکھنے والا ان کے اخلاق اوربرکت سے مستفید ہوگا ، اور ان کے اچھے طریقے حاصل کرے گا ، اور اسی طرح ان کی جانب سے فساد والی چیزوں سے محفوظ رہے گا ۔ دیکھیں شرح مسلم لنووی (10 / 52) ۔

دوسری بات یہ ہے کہ کتابی عورتوں سے شادی کرنے کی بہت سی خرابیاں ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں :

1 ـ خاوند اپنی بیوی سے اس کے دین کے معاملہ میں نرم رویہ اختیار کرے گا اورخاص کر جب وہ اپنے دین پر سختی سے کاربند ہو ، اس وجہ سے وہ صلیب بھی لٹکائے گی اورگرجا میں بھی عبادت کےلیے جائے گی اورپھر اس پر یہ بھی مرتب ہوگا کہ اس کی اولاد اس حالت میں محفوظ نہیں رہے گی اس پر بھی ماں کے دین کا اثر ہوگا ۔

2 ـ کتابی بیوی حیض کے بعد غسل کرنے کی احتیاط نہیں کرے گی ، اورنہ ہی وہ حالت حیض میں خاوند سے ہم

بستری کو منع کرے گی ، جس کی بنا پر شرعی حرج اورجسمانی و جسدی نقصان بھی ہوگا ۔

3 ۔ کتابی بیوی کے لباس اور مردوں سے میل جول اوران سے بات چیت کی وجہ سے اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔

4 ۔ خاوند اوربیوی کے مابین اختلاف اورطلاق کی صورت میں کافرحکومتیں ان کتابی عورتوں کا ساتھ دیں گی کہ ان کی اولاد ماں کے سپرد کی جائے ، جوکہ ایک مسلمان کی اولاد کے ضیاع اورکفرمیں واقع ہونے کا سبب ہوگا ، اس طرح کہ واقعات بے شمار ہیں جویہاں پر ذکر نہیں کیے جاسکتے ۔

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے :

نصاری سے شادی کرنا بہت ہی زیادہ قبیح کام ہے جویقینا اولاد کو کفر میں لے جانے کا باعث بنتا ہے ۔

اورجواپنے بیٹے کے کفر پر راضي ہو وہ بھی کافر ہے ، اگرچہ وہ قولی طور پر اسلام کا ہی دعوی کرتا رہے ۔

اوربعض اوقات بیوی کے پیچھے چلتے ہوئے خاوند بھی کفر کرنے لگتا ہے جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہوگا ۔

اگر تم صحیح شادی کرنا چاہتے ہو اوراس کی رغبت رکھتے ہو تو کسی دین والی صالحہ عورت سے شادی کرو یہ تمہارے لیے بہتر اور اچھا ہے ۔

اوراپنے آپ سے کافروں کو دور رکھو اوران سے شادی کرنے سے بھی پہلو تہی اختیار کرو ، کیونکہ ان کا شربہت ہی زیادہ اور واضح ہوتا ہے ۔

اوراس شادی سے پیدا شدہ اولاد صالح نہیں ہوگی ، اصل اورفرعی طور پر غلط اورخبیث قسم کی نسل بڑھ جائے گی ۔

دوم :

جب آپ نصرانی عورت سے شادی کرلیں تو پھر آپ اسے اسلام قبول کرنے پر مجبورنہیں کر سکتے ۔

کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

دین کے بارہ میں کوئي زبردستی نہیں ، ہدایت ضلالت وگمراہی سے واضح اورروشن ہوچکی ہے ، اس لیے جوشخص اللہ تعالی کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا ، جو کبھی نہ ٹوٹے گا ، اور اللہ تعالی سننے والا جاننے والا ہے البقرة (256) ۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

اللہ تعالی فرماتے ہیں دین کے معاملہ میں کوئي زبردستی نہیں یعنی تم کسی کو بھی دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے مجبور نہ کرو کیونکہ دین اسلام کے حق ہونے کے دلائل وبراھین واضح اور ظاہر ہیں ، جس میں کوئي ضرورت نہیں کہ اسلام میں داخل ہونے کےلیے کسی پر بھی زبردستی کی جائے ۔

بلکہ اللہ تعالی نے جسے اسلام کی ھدایت نصیب فرمادی اوراس کے سینہ ودل کو اسلام کے لیے کھول دیا اوراس کی بصیرت کو روشن اورمنور کردیا وہ خود ہی دلیل کے ساتھ اسلام میں داخل ہوگیا ۔

اورجس کے دل کو اللہ تعالی نے اندھا کردیا اوراس کی آنکھوں ، کانوں پر مہر لگا دی اس کا مجبورا دین اسلام میں داخل ہونا بھی کوئي فائدہ نہیں دے گا ، اس آیت کا سبب نزول یہ ذکر کیا گیا ہے کہ کچھ انصاریوں کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئي تھی ، لیکن اس کا حکم عام ہے ۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (1 / 311) ۔

ہم ایک بار پھر آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس سے شادی نہ کریں اوراسے ترک کردیں ، اوراللہ تعالی سے دعا مانگیں کہ وہ آپ کے دین کے لیے آپ کے دل کو اس سےبہتر اوراچھی کی طرف مائل کردے ، جب اسے اللہ تعالی کے لیے ترک کیا جائے گا تو پھراللہ تعالی ان شاء اللہ اس کا نعم البدل بھی عطا فرمائے گا ۔

کیونکہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے :

(جو بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے) ۔

واللہ اعلم .